عوام وخواص میں مطالعے کا ذوق پیدا کرنے کے لیے مختصر و جامع رسالہ

اہمیتِ مطالعہ

دانیال عطاری

DARUT TAHQIQAT INTERNATIONAL

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "**ٹیم عبد مصطفی آفیشل**" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

صابیا ورچوئل پبلیکیشن

POWERED BY

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

دار التحقیقات انٹرنیشنل تعارف واہداف:

دار التحقیقات انٹرنیشنل علاقائی لسانی اور عصبی خیالات سے مبرا خالصۃ مذہبی اور اسلامی ٹیم ہے ، جس کا مقصود بطورِ خاص تحریر اور تصنیف کے ذریعے تبلیغِ دین کرنا ہے ، تحریر و تصنیف کی اہمیت و ضرورت سے کسے انکار ؟ کہ علم جو کہ مردہ قوموں کو زندگ ی دیتا اور بے مروت لوگوں کو جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے ، اس علم کو محفوظ کرنے کا بہترین ذریعہ تحریر و تصنیف ہے ل یکن۔۔۔ افسوس تحریر و تصنیف کا سلسلہ بھی قدرے ماند پڑتا جارہا ہے ، ولہذا ضرورت اس امر ک ی ہے کہ نسلِ نو کو تحریر ی ذہن دیا جائے،الحمد للہ عزوجل

دار التحقیقات کا ایک بنیادی مقصد:

مختلف ممالک کے علمائے کرام اور محررین حضرات کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا جس کے ذریعے اچھے پیمانہ پر اسلام کی خوب صورت تعلیمات لوگوں تک پہنچ سکیں،

دار التحقیقات انٹرنیشنل کے اہداف:

دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور اسلام سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بالعموم دینی کتب کا آسان اور جدید انداز میں ترجمہ،وتشریح کرنا،سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر دروس و خطابات کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں تک تعلیماتِ اسلام پہنچانا،دنیا بھر میں اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی روک تھام کے لئے لائحہ عمل کی تیاری اور اس کے نفاذ کے لئے کوشاں رہنا،

علماء وطلبا سے گزارش:

علمائے کرام و طلبائے عظام سے التماس ہے کہ ہمارے دست و بازو بنیں، اپنی تحریری صلاحیتوں کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کریں،

اخوکم عبد المصطفیٰ سعدی الازہری (جامعۃ الازہر مصر)

رکن دار التحقیقات انٹرنیشنل

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس رب العالمین کے لیے جس نے اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کو ہمارے پاس حق کے ساتھ بھیجا اور درود و سلام آخری نبی ﷺ پر جو معلم بنا کر بھیجے گئے لقب جن کا " امی " بنا اور تمام رحمتیں اصحاب رسول و اہل بیت اطھار علیہم الرضوان پر جنھوں نے محبوب کریم ﷺ کا دیدار کیا اور صحبتِ رسول میں رہے اور سلام تابعین و تبع تابعین اور اولیاء عظام ، غوث ، قطب ، ابدال پر جنھوں نے دین اسلام کو پھیلانے اور امت محمدیہ کے لیے بوسیلہ محبوب کریم ﷺ علم کے دریا بہائے اور علم دین کے لیے ضخیم کتب تصانیف فرمائیں۔ سلامت ی ہو میرے والدین پر جن کی بدولت آج میں اس مقام پر پہنچا۔

بعد از حمد و صلاۃ اس کتاب کی تالیف کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بنا کہ دیکھا گیا ہے جہاں دینی مدارس میں طلباء کرام کی قلت ہے وہیں ان طلباء میں مطالعہ کرنے کی دلچسپی بہت کم ہے۔ یہاں تک کہ سینئر درجات (خامسہ ، سادسہ ، سابعہ) کے کئی طلباء مطالعہ سے دور نظر آتے ہیں۔ اور وہ یہ وجہ بتاتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ۔

اور پھر ذہین طلباء اس لسٹ میں نظر آتے ہیں جو کہ مطالعہ کرنے کا شوق ہی نہیں رکھتے۔

تو فقیر درِ مصطفیٰ کی یہ تالیف ان شاءاللہ عزوجل محبوب کریم ﷺ کے توسل و مرشد پاک کی نگاہ عنایت سے سب کے لیے مفید ثابت ہو گی۔

مطالعہ اور علم کے حوالے سے چند باتیں زینت قرطاس بنائی جارہی ہیں۔ آپ کا اس کتاب کو پڑھنا آپ کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہو گا۔

کتاب پڑھ کے محبوب کریم ﷺ کے وسیلے کے ساتھ تمام اولیاء و علماء اور م یرے والد مرحوم محمد سہیل عطاری قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ایصال ثواب کیجیئے گا۔

رب العالمین ہمیں اس کتاب کو دلجمعی کے ساتھ مطالعہ کرنے کی اور پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین ۔

دانیال سہیل عطاری

(السنی القادری)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

ہمیں مطالعہ کرنے کے لیے تو سب سے پہلے اپنے پیسوں سے کتب لینی ہوں گی۔

اپنی جیب سے کچھ رقم ادھر بھی خرچ کرو

پھر پتہ چلے گا کہ تمہیں کتابوں کا کتنا شوق ہے

اول اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ جس کتاب کا مطالعہ کریں اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اور کسی سے مانگ کر مطالعہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ آپ دلچسپی و دلجمعی کے ساتھ مطالعہ نہیں کر سکیں گے۔ کیوں کہ آپ کو ہر لمحہ یہ پریشانی لاحق ہوگی کہ فلاں کو کتاب واپس کرنی ہے جلدی جلدی پڑھوں تاکہ جلدی سے کتاب واپس کروں۔ تو یوں آپ وہ فوائد حاصل کرنے سے محروم رہیں گے جو فوائد آپ اپنی ذاتی کتاب کا مطالعہ کر کے حاصل کرتے۔

کاغذ کی یہ مہک یہ نشہ ٹوٹنے کو ہے

یہ آخری صدی ہے کتابوں سے عشق کی

چند اصول مطالعہ اور فن کا انتخاب کرنا

علم و مطالعہ کا صحیح ذوق ایسی نعمت ہے، جو کم ہی خوش نصیبوں کو ملتی ہے،

یہ ذوق انسان کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ اپنے علم و فہم میں روز بروز اضافہ کرے اور نِت نئے جواہر پاروں (قیمتی چیزوں) سے دامن طرف کو بھرتا جائے،

آدمی کو کسی ایسے خاص فن کا انتخاب کرنا چاہئے۔ جو اس کے ذوق و طبیعت کے مطابق ہو اور ذہن اسکو قبول کرنے پر آمادہ ہو، ایک ہی وقت میں کئی کئی فنون کی کتابیں پڑھنا مضامین کے اختصار میں خلل پیدا کر سکتا ہے، مثلاً

آپ کا ذہن اگر ادبی ہے تو ادبیات کو اپنا موضوع بنائیے یا فقہی ہے اور ذہن مسائلِ فقیہہ کی جانب مائل ہے تو فقہیات کو اپنا موضوع بنائیے اور اس پر مطالعہ کو اپنا موضوع بنائیے۔ سیرت پڑھنے کا شوق ہے تو کتب سیرت کو اپنا موضوع بنائیے۔ عقائد پڑھنے کا شوق ہے تو کتب عقائد کو اپنا موضوع بنائیے۔

الغرض جس موضوع پر آپکو دلچسپی ہے۔ اس موضوع کو اختیار کیجیے۔

ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو مطالعہ نہیں کرتی، پھر جو کرتے ہیں ان میں سے بھی بڑی تعداد مطالعہ کرنے کے درست طریقہ سے ناآشنا ہے۔

- آئیے مطالعہ کرنے کے چند اصول جانتے ہیں۔
- مطالعہ شروع کرنے سے پہلے کی کچھ ضروری گزارشات:

1: سب سے پہلے تمام ضروری حاجات سے فارغ ہولیں تاکہ دل و دماغ دوسرے امور میں مشغول نہ رہیں۔

2: باوضو، قبلہ رو ہوکر بیٹھیں، بسم اللہ شریف، درود شریف اور دعائیں پڑھ لیں۔

3: مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کرلیں، کیونکہ جتنی اچھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اتنا ثواب بھی زیادہ ہوگا۔

دوران مطالعہ چند ضروری ہدایات:

1: بہت زیادہ یا بہت کم روشنی میں نہ پڑھیں نیز ایسے انداز اور زاویہ نگاہ سے بچیں جس سے آنکھوں پر دباؤ پڑے۔

2: خوب توجہ اور یکسوئی سے مطالعہ کریں، ناساز گار ماحول مثلاً شور و غل والی جگہ مطالعہ اکثر نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

3۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کتاب سے نظریں ہٹا کر کسی دور کی چیز کو تقریبًا 20 سیکنڈ تک دیکھیں اس سے آنکھوں کو راحت ملے گی یوں ہی 45 سے 50 منٹ سے زیادہ مسلسل مطالعہ نہ کریں بلکہ 5 منٹ چہل قدمی کرلیں۔

4۔ اپنے پاس قلم، ہائی لائیٹر اور نوٹ بک رکھیں تاکہ دورانِ مطالعہ اہم نکات کو نوٹ کیا جا سکے، یہ نکات آپ کو بیان و تحریر کے ساتھ ساتھ اور بہت سی جگہوں پر کام آئیں گے۔

مطالعہ کرنے کے آداب:

مطالعہ کرتے وقت اِس کے آداب کا خاص خیال رکھا جائے، مطالعہ کرتے وقت نہ زیادہ بھوک لگی ہو اور نہ اتنا پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہوا ہو کہ توجّہ کہیں اور رہے، پانی پی کر بیٹھیں، نیز دیگر حاجات سے فارغ ہو کر بیٹھیں اور جہاں بیٹھیں وہاں شور نہ ہو، اگر اِن چیزوں کو مدِّنظر رکھ کر مطالعہ کریں گے تو بہت اچھا مطالعہ ہوگا۔

مطالعہ کرنے کا طریقہ کار!

مطالعہ اپنے علم میں اضافہ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، اپنے علم میں اضافے کے لئے جو مطالعہ کیا جاتا ہے،

اس کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ مطالعہ کرنے سے پہلے اس کتاب کے مصنف کے بارے میں پڑھیں تاکہ اس کے پڑھنے میں دلچسپی ہو، پھر اس کی فہرست کا مطالعہ کرلیں۔

اگر فہرست میں کچھ سمجھ میں نہ آئے تو اس کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کریں، پھر کتاب کا سرسری مطالعہ کریں، سرسری مطالعے میں جو مشکل اور نئے الفاظ ملیں اُنہیں اپنی ڈائری میں نوٹ کرلیں تاکہ جب کوئی دوسرا مطالعہ کرے تو اس کیلئے آسانی ہو جائے۔

اس طرح مطالعہ کرنے سے کتاب کے مواد کا نچوڑ حاصل ہو جائے گا۔

مطالعہ کس انداز میں کریں؟

کسی بھی ایسے انداز پر نہ کریں جس سے آنکھوں پر زور پڑے مثلاً بہت (کم) مدھم یا زیادہ تیز روشنی میں یا چلتے چلتے یا گاڑی میں یا لیٹے لیٹے یا کتاب پر جُھک کر مطالعہ کرنا آنکھوں کے لیے مُضر یعنی (نقصان دہ) ہے۔

فرمانِ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ:

"چلتے پھرتے وقت مطالعے سے اِجتناب کیا جائے، کہ اس سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔"

علم کی فضیلت

علم کی فضیلت پر چند فرامین باری تعالیٰ

1۔ اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

(پ28، المجادلہ:11)

2۔ تم فرماو کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

(پ23، الزمر:9)

3۔ اللہ سے اسکے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (پ22، فاطر:28)

4۔ تم فرماؤ اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں اور وہ جسے کتاب کا علم ہے۔

(پ13، الرعد:43)

5۔ بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔ (پ21، العنکبوت:49)

حصول علم کی فضیلت پر فرامین باری تعالیٰ

1۔ تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

(پ10، التوبہ)

2۔ تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم نہیں۔ (پ14، النحل)

حصول علم کی فضیلت پر چند فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ جو علم کی طلب میں کسی راستے پر چلے اللہ اسے جنت کے راستے پر چلا دے گا۔

2۔ علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔

3۔علم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے اس کے لیے دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے۔

4۔جاہل اپنی جہالت پر اور عالم اپنے علم پر خاموش رہے۔

5۔جسے اس حالت میں موت آئی کہ اسلام کو باقی رکھنے کے لیے علم حاصل کر رہا تھا تو جنت میں اس کے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

6۔علم خزانہ ہے اور اس کی چابیاں "سوال" کرنا ہے۔خبردار! تم سوال کیا کرو کیونکہ اس میں چار کو اجر دیا جائے گا: (1) سوال کرنے والے کو (2) عالم کو (3) غور سے سننے والے کو (4) ان سے محبت کرنے والے کو۔

حصول علم کی فضیلت پر چند اقوال بزرگانِ دین

1۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "علم طلب کرتے وقت میری اتنی عزت نہیں تھی لیکن جب سیکھانے لگا تو لوگوں میں عزت ہونے لگی۔"

2۔حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! " مجھے اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جو علم حاصل نہیں کرتا وہ عزت کی خواہش کیسے کرتا ہے۔"

3۔حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: "ایک مسئلہ سیکھنا مجھے رات بھر کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔"

انہی سے منقول ہے کہ عالم اور علم سیکھنے والا دونوں بھلائی میں برابر کے شریک ہیں۔اس انکے علاوہ تمام لوگ بیوقوف ہیں ان میں کوئی خیر نہیں۔

نیز ارشاد فرمایا: کہ عالم بَن یا علم حاصل کرنے والا یا علم کی باتیں سننے والا اور ان کی علاوہ چوتھا نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

4۔حضرت سیدنا عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "علم کی ایک مجلس غفلت کی 70 مجلسوں کا کفارہ ہے۔"

(اللہ اکبر پڑھا آپ نے کہ علم کی فقط ایک مجلس میں بیٹھنا علم سیکھنا غفلت کی 70 مجلسوں کا کفارہ ہے۔تو کوشش فرما کر ہفتے میں ایک دن فقط جمعہ کے روز مسجد جلدی جائیں اور وہاں بیان سنیں کہ وہ بھی علم کی مجلس ہے ان شاءاللہ عزوجل اس کی برکتیں آپکو حاصل ہوں گی۔)

5۔امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "راتوں کو عبادت کرنے والے، دن کو روزہ رکھنے والے، ایک ہزار عبادت گزاروں کی موت ایک عالِم کی موت سے آسان ہے۔جو اللہ پاک کے حلال و حرام کردہ امور کا علم رکھتا ہے۔"

6۔حضرت س یدنا امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا! "علم کی طلب نفل نماز سے افضل ہے۔"

7۔حضرت سیدنا ابو درداء رضی للہ عنہ فرماتے ہیں! " جو یہ سمجھے کہ صبح کے وقت علم کی طلب میں جانا جہاد نہیں تو اسکی رائے اور عقل ناقص ہے۔"

یہ علم حاصل کرنے کہ حوالے سے چند آیات و احادیث و اقوال عرض کیے ہیں۔

کوشش فرمایا کریں کسی صحیح العقیدہ سنی عالم دین سے روزانہ کی بنیاد پر کچھ نا کچھ علم حاصل کیا کریں۔ علم کی بہت برکتیں ہیں اگر بیان کرنا شروع کر دیں تو وقت ختم ہو جائے گا روایات ختم نہیں ہوں گی۔

گزارش ہے سب سے کم از کم اتنا علم حاصل کر لیں جو ہم پر سیکھنا لازم (فرض) ہے۔

علم کی فضیلت پر چند فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ اور ھدایت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔"

2۔ "علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔" (اس سے پتا چلا کہ جس طرح نبوت سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں اسی طرح نبوت کی وراثت (یعنی علم) سے بڑھ کر کوئی عظمت نہیں۔)

3۔ "زمین و آسمان کی تمام مخلوق عالم کے لیے استغفار کرتی ہے۔۔" (لہذا اس سے بڑا مرتبہ کس کا ہوگا جس کے لیے زمین و آسمان کے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ یہ اپنی ذات میں مشغول ہے اور فرشتے اس کے لیے استغفار میں مشغول ہیں۔)

4۔ "ایمان بے لباس ہے، اسکا لباس پرہیزگاری، زینت، شرم و حیا اور ثمرہ علم ہے۔"

5۔ "ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے۔"

6۔ "قیامت کے دن علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔"

7۔ "جس نے میری امت کے لیے احکام کی 40 حدیثیں یاد کیں اور ان تک پہنچا دیں میں قیامت کے دن اسکا شفیع اور گواہ ہوں گا۔"

8۔ "میرا جو امتی 40 حدیثیں یاد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے عالم اور فقیہ ہو کر ملے گا۔"

9۔ "اللہ تعالیٰ نے حضرت ابرہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اور فرمایا! اے ابراہیم: میں علیم ہوں اور ہر صاحب علم کو پسند کرتا ہوں۔"

10۔ "عالم زمین میں اللہ تعالیٰ کا امین ہوتا ہے۔"

11۔ "اگر میری امت کے دو گروہ اُمرا اور علما ٹھیک ہو جائیں تو سب لوگ ٹھیک ہو جائیں گے اور اگر وہ بگڑ جائیں تو سب لوگ بگڑ جائیں گے۔"

12۔ "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر۔"

13۔ "قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء، علماء، شہدا۔"

14۔ "بے شک تم ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء زیادہ، قُرّا اور خطباء تھوڑے ہیں۔ دینے والے زیادہ اور مانگنے والے کم ہیں۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں علماء کم اور خطباء زیادہ ہوں گے۔ دینے والے کم اور بھکاری زیادہ ہوں گے۔ اس زمانے میں علم عمل سے افضل ہو گا۔"

15۔ "اللہ عزوجل قیامت کے دن عبادت گزاروں کو اٹھائے گا پھر علماء کو اٹھائے گا اور ان سے فرمائے گا: اے علماء کے گروہ! میں تمھیں جانتا ہوں اسی لیے تمھیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمھیں عذاب میں مبتلا کروں گا۔ جاؤ! میں نے تمھیں بخش دیا۔"

ہم اللہ ربّ العزت سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے ہیں۔

آپ نے پڑھا علم کی فضائل و برکات کتنی ہیں۔

ہمیں چاہیے ہم اپنی مصروفیات کو ختم کریں اور ہر روز کی بنیاد پر کچھ نہ کچھ وقت مقرر کریں۔ اور اپنے قریبی صحیح العقیدہ سنی علماء کے پاس جا کر علم دین حاصل کریں۔ ان شاءاللہ عزوجل اس عمل کی برکت سے ہماری مشکلات حل ہوں گیں۔ آسانیاں پیدا ہوں گیں۔ بگڑے ہوئے کام بنیں گے۔

علم کی فضیلت

علم کی فضیلت پر چند اقوالِ بزرگانِ دین

1۔ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے سیدنا کمیل بن زیاد نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: "اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے کہ علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تجھے حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ علم حاکم ہے مال محکوم۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

مزید فرمایا! "رات بھر عبادت کرنے والے دن بھر روزہ رکھنے والے مجاہد سے عالم افضل ہے اور عالم کی موت سے اسلام پر ایسا شگاف پڑتا ہے جسے اس کے نائب کے سوا کوئی نہیں بھر سکتا۔" (فخر علماء ہی کو۔ لائق ہے کیونکہ وہ خود ہدایت پر ہیں اور ہدایت کے طلبگاروں کے لئے رہنما ہیں۔)

2۔ حضرت سیدنا ابواسود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! "علم سے بڑھ کر عزت والی شے کوئی نہیں۔ بادشاہ لوگوں پر حکومت کرتے ہیں جبکہ علماء بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں۔"

3۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: " حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کو علم، مال، اور بادشاہت میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے علم کو اختیار کیا لہٰذا علم کے ساتھ انہیں مال اور حکومت بھی عطا کر دی گئی۔"

4۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا

"انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا: علماء۔

پھر پوچھا گیا بادشاہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: پرہیزگار۔

پھر پوچھا گیا گھٹیا لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو دین کے بدلے دنیا حاصل کرتے ہیں۔"

(آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیر عالم کو انسانوں میں شمار نہ کیا۔ کیونکہ علم ہی وہ خصوصیت ہے جس کی وجہ سے انسان تمام جانوروں سے ممتاز ہوتا ہے۔ انسان علم ہی کے لیے پیدا کیا گیا۔)

5۔ ایک عالم کا قول ہے! "اے کاش: مجھے معلوم ہو جائے کہ جسے علم نہیں ملا اسے کیا ملا اور جسے علم ملا اسے کیا نہیں ملا۔"

6۔ کسی دانا سے پوچھا گیا کون سی چیزیں ذخیرہ کرنی چاہئیں؟ جواب دیا: " وہ چیزیں کہ جب تمھاری کشتی ڈوب جائے تو وہ تمھارے ساتھ تیرنے لگے یعنی علم۔"

7۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگوں! "تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک چادرِ محبت ہے اور جو علم کا ایک باب حاصل کرلیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے وہ چادر پہنا دیتا ہے۔ پھر اگر اس سے کوئی گناہ ہو جائے تو اسے اپنی رضا والے کاموں میں لگا دیتا ہے تا کہ چادرِ محبت اس سے سلب نہ کرے اگر چہ یہ سلسلہ اتنا طویل ہو کہ اسے موت آجائے۔"

8۔ حضرت سیدنا احنف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے "جلد ہی علماء مالک بن جائیں گے اور ہر اس عزت کا انجامِ کار ذلت ہوتا ہے جسے علم سے مظبوط نہ کیا جائے۔"

9۔ حضرت سیدنا امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "علم نَر ہے اور آدمیوں میں مرد ہی اس سے محبت کرتے ہیں۔" (اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول دیکھا جائے تو حقیقی مرد تو اس دورِ حاضر میں بہت کم ہیں۔)

10۔ کسی دانا کا قول ہے۔ "عالم کی وفات پر پانی میں مچھلیاں اور ہوا میں پرندے روتے ہیں۔ عالم کا چہرہ اوجھل ہو جاتا ہے لیکن اس کی یادیں باقی رہتی ہیں۔"

11۔ حضرت سیدنا زبیر بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: "میں عراق میں تھا میرے والد صاحب نے مجھے پیغام بھیجا کہ علم کو لازم کرلو! اگر غریب ہو تو یہ تمھارا مال ہے اگر غنی ہو تو یہ تمھارا جمال ہے۔"

یہ چند اقوال پڑھے ہم نے۔ تو اس سے علم کی فضیلت کا اندازہ لگائیں۔ علم حاصل کرنے کی کتنی برکتیں ہیں۔ اسکے علاوہ سیکنڑوں روایات موجود ہیں۔

آپ بھی علم کی طلب میں ہر وقت رہیں۔

علم حاصل کرو ماں کی گود سے قبر کی گور تک۔

تو یہ ضروری نہیں علم حاصل کرنے کے لیے مدرسے جایا جائے۔

اس کے علاوہ کئی راستے ہیں۔

سب سے بہترین راستہ علماء کرام سے رابطے میں رہنا۔

ان سے استفادہ حاصل کرنا۔

ایک بہترین راستہ اور بھی ہے وہ ہے۔ کتب علم دین کا مطالعہ کرنا۔

آپ کتب کو خریدیں اور انکا مطالعہ کرنے کا معمول بنالیں۔

کسی عالم صاحب سے رابطہ کرلیں کونسی کونسی کتابیں پڑھنی چاہیے۔

چند عرض کرتا ہوں۔ (سب سے پہلے عقائد پر کتب پڑھیں جب عقائد سے آگاہ ہو جائیں تو مسائل فقیہ کی کتب حاصل کریں جب مسائل سے بھی آگاہ ہو جائیں تو اس جگہ بعد پھر جس طرف ذوق ہو آپکا اگر تصوف میں ذوق ہیں تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف احیاء

العلوم کا مطالعہ کریں۔ علم حدیث کا ذوق ہے تو مراۃ المناجیح کا مطالعہ کریں مسائل کا ذوق ہے تو پہلے چھوٹے فتاویٰ جات کا مطالعہ کریں جب مسائل سمجھ آنے لگ جائیں تو پھر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کریں۔)
ان شاءاللہ عزوجل علم کی برکت سے رب العالمین ہماری دنیا بھی سنوارے گا اور آخرت بھی۔

فرمانِ حضور جان جاناں

فرمانِ حضور جان جاناں احمد مجتبیٰ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
"علم کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے"

(سنن ابن ماجہ،المقدمہ باب فصل العلم والحث۔۔۔۔۔۔الخ،الحدیث:224،ج1ص146)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی للہ عنہ نے فرمایا!
"علمائے کرام عام مومنین سے 700 درجے بلند ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان 500 سال کی مسافت ہے۔"

(قوت القلوب، الفضل الحادی والثلاثون:کتاب العلم و تفضیلہ، بیان آخر فی فصل العلم۔۔۔۔۔الخ۔ ج 1، ص 241)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"میں نے غیر عالم کو انسانوں میں شمار نہ کیا۔ کیونکہ علم ہی وہ خصوصیت ہے جس کی وجہ سے انسان تمام جانوروں سے ممتاز ہوتا ہے۔ انسان علم ہی کے لیے پیدا کیا گیا۔"

(احیاء العلوم، جلد 1)

تعظیم کتاب

تعظیمِ علم میں کتاب کی تعظیم کرنا بھی شامل ہے۔ لہذا طالب علم کو چاہیے کبھی بھی بغیر طہارت کے کتاب کو ہاتھ نہ لگائے۔
حضرت سیّدُنا شیخ شمس الائمہ رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت نقل کی جاتی ہے !کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم و تکریم کرنے کے سبب حاصل کیا وہ اس طرح کہ میں نے کبھی بھی بغیر وضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔"
شمس الائمہ حضرت سیّدُنا اِمام سرخسی علیہ رحمہ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا پیٹ خراب ہوگیا۔آپ کی عادت تھی کہ رات کے وقت کتابوں کی تکرار اور بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے۔ پس اس رات پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آپ کو 17 بار وضو کرنا پڑا کیونکہ آپ بغیر وضو تکرار نہیں کیا کرتے تھے۔
بزرگان دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کو وضو سے اس وجہ سے محبت تھی کہ علم نور ہے اور وضو بھی نور۔ پس وضو کرنے سے علم کی نورانیت مزید بڑھ جاتی ہے۔
طالب علم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کتابوں کی طرف پاؤں نہ کرے۔ کتب تفاسیر کو تعظیماً تمام کتب کے اوپر رکھے اور کتاب کے اوپر کوئی دوسری چیز ہرگز نہ رکھی جائے۔

اپنے امور استاد کے سپرد کرنا

حضرت سیّدُنا شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ

''پہلے زمانے کے طالب علم اپنے تعلیمی امور کو اپنے اساتذہ کے سپُرد کر دیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ اپنی مراد کو بھی پہنچ جاتے تھے اور اپنے مقاصد بھی حاصل کر لیا کرتے تھے لیکن آج کل کے طلبہ استاذ کی رہنمائی کے بغیر مراد کو پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے طالب علم نہ تو اپنے مقصود تک پہنچتے ہیں اور نہ ہی انہیں علم سے کوئی آگاہی ہوتی ہے۔''

شاعر کہتا ہے:

تَمَنَّيْتَ اَنْ تُمْسِی فقِيْهًا مُّنَاظِرًا

بِغَيْرِعَنَاءٍ وَّالْجُنُوْنُ فُنُوْنُ

وَلَيْسَ اكْتِسَابُ الْمَالِ دُوْنَ مَشَقَّةٍ

تُحَمِّلُهَا فَالْعِلْمُ كَيْفَ يَكُوْنُ

ترجمہ: (1)...اگر تو بغیر محنت و مشقت سے فقیہ اور مناظر بننا چاہتا ہے تو پھر یہ تیرا جنون ہے۔

(2)... جب مال مشقت کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے کمانے کے لئے مشقت اٹھاتا ہے تو پھر علم کو جو کہ اعظم الامور ہے تو بغیر محنت و مشقت کے کیسے حاصل کر سکتا ہے۔

مطالعے کا ذوق رکھنے والو آپ رات کو مطالعہ کرنے کا ذہن بنالیں۔ کہ "علم کے لئے رات کے اول حصے اور آخری حصے میں مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ مغرب و عشاء کے درمیان کا وقت اور سحری کا وقت دونوں بہت ہی مبارک اوقات ہیں۔"

مال نفع نہیں دیتا

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ رضی للہ عنہ ہیں:

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا

لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالُ

فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ

وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ

ترجمہ: (1)...ہم اللہ عزوجل کی اس تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمارے حصہ میں علم آیا اور دشمنوں کے حصہ میں مال۔

(2)...کیونکہ مال عنقریب فنا ہو جائے گا جبکہ علم ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گا۔

مال کے مقابلے میں علم نافع کے ذریعے بندے کو نیک نامی حاصل ہوتی ہے اور یہ نیک نامی اس کی موت کے بعد بھی باقی رہتی ہے اور یہ ہی حیات ابدی ہے۔

"علم سے وابستہ ہر فرد زندہ رہنے والا ہے اوراپنی موت کے بعد بھی وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اگر چہ اس کی ہڈیاں بظاہر مٹی تلے فنا ہوجائیں۔"

علم کی برکتیں

1۔ علم ہی کی بدولت انسان ایسے گنہگار کی شفاعت کرے گا جو گناہ کرتے ہوئے دنیا سے گیا اور جہنم کے نچلے طبقے اور برے انجام تک پہنچ چکا ہو۔

2۔ جس نے علم کو طلب کیا گویا اس نے تمام تر اَغراض ومقاصد کو طلب کر لیا پس جس نے علم کو جمع کیا تو گویا اس نے تمام مطالب ومقاصد کو جمع کر لیا۔

3۔ اے صاحب عقل !علم تو ایک بلند پایہ منصب ہے جب تو اس منصب کو پالے گا تو کسی اور منصب کے نہ پانے کا غم نہ ہو گا۔

4۔ اگر دنیا اور اس کی آسائشیں تجھ سے چھوٹ جائیں تو کوئی بات نہیں ان سے آنکھیں پھیر لے کہ تیرے پاس علم ہے جو کہ تمام نعمتوں میں بہترین ہے۔

تحریر کرنا انسان کا کمال کیوں؟

لکھنا انسان کا کمال اس لیے ہے کہ انسان بھول جاتا ہے اور خطا کرتا ہے۔

مگر قلم کی وجہ سے بھول و خطا سے بچے گا۔

مثال مشہور ہے۔ "کہ قلم علم کی قید ہے۔" (شان حبیب الرحمن من آیات القرآن)

وقت کے مثبت اور بہترین استعمالات میں سے ایک استعمال، اسے مطالعہ کتب میں صَرف کرنا ہے۔

مطالعہ کرنے سے ذہنی استعداد و قابلیت میں اضافہ ہوتا ہے، فکر پختہ ہوتی ہے، علم میں اضافہ ہوتا ہے،

گفتگو پر دلیل ہوتی ہے، سکون قلب نصیب ہوتا ہے،

الفاظ کا ذخیرہ وسیع ہوتا ہے، ایمان مضبوط ہوتا ہے اور وسعت نظری پیدا ہوتی ہے۔

مطالعہ ایک فن ہے جو ہمیں کم وقت میں زیادہ سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔

فی زمانہ بغیر علم کے کوئی کام نہیں ہو سکتا

فی زمانہ کوئی کام بغیر علم کے نہیں ہو سکتا، حصولِ علم کے لئے مطالعہ بہت ضروری ہے، مطالعہ بھی ایک فن ہے،

اگر اس فن کو صحیح طور پر اپنایا جائے تو نتائج اچھے نکلیں گے اور

اگر غلط طور پر اپنایا جائے تو ظاہر ہے نتائج بھی اسی قسم کے ہوں گے،

سوچیں مطالعہ کیوں کر رہے ہیں؟

سوچیں کہ آپ کے مطالعہ کا مقصد کیا ہے، ک یا وقت گزارنے کے لیے یا معلومات حاصل کرنے کے لئے یا علم حاصل کرنے کے لئے، کیا یہ مطالعہ آگے چل کر مجھے فائدہ دے گا، اِس کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بامقصد مطالعہ کریں، آنکھ کے ساتھ زبان سے بھی پڑھیں۔

- صرف آنکھوں سے نہیں زبان سے بھی پڑھئے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے۔
- ایک بار کے مطالعہ سے سارا مضمون یاد رہ جانا بہت دُشوار ہے کہ فی زمانہ حافظہ بھی کمزور اور ہاضمہ بھی کمزور! لہٰذا دینی کُتب و رسائل کا بار بار مُطالعہ کیجیے۔

اگر فقہ کا مطالعہ کر رہے ہوں اور دورانِ مطالعہ اُکتاہٹ محسوس ہو تو کسی اور دلچسپ کتاب پر آجائیں اور کُچھ دیر اُس کا مطالعہ کریں، پھر دوبارہ فقہ پر آجائیں۔

"کبھی آنکھیں کتاب میں گم ہیں
کبھی گم ہیں کتاب آنکھوں میں"

تشنگانِ علم کو سیراب کرنے والی تحریر

بعد مطالعہ ذہن نشین رکھنے والی باتیں

جو کچھ مطالعہ کیا اس کی بقا کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس کو دوسروں تک پہنچائیں.

جو نکات لکھے ہیں ان کو وقتاً فوقتاً دہراتے رہیں.

مطالعہ میں کی جانے والی چند غلطیاں:

بہت سے لوگ ساری کتاب پڑھ لیتے ہیں مگر مقدمہ، ابتدائیہ یا پیش لفظ نہیں پڑھتے حالانکہ مقدمہ میں مصنف کتاب لکھنے کے اسباب، موضوع کے حوالے سے بنیادی معلومات اور بہت سی اہم باتیں لکھتے ہے.

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنہیں مصنف کا نام بھی معلوم نہیں ہوتا مگر کتاب پوری پڑھ لیتے ہیں مصنف کے حالات بھی پڑھنے چاہیے.

کچھ لوگ ہر ایرے غیرے کی کتاب پڑھ ڈالتے ہیں جبکہ بدمذہبوں کی کتابیں پڑھنا ناجائز و حرام ہے لہذا ہمیں ہمیشہ علماء اہلسنت کی کتب کا ہی مطالعہ کرنا چاہیے.

مطالعے کا درست طریقہ سیکھنے کا ایک ذریعہ مطالعہ کرنے کا تجربہ ہونا بھی ہے، اور یہ تجربہ حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ امیر اہلسنت کی طرف سے ہر ہفتے کو ملنے والے رسالے کا مطالعہ کیا جائے اللہ نے چاہا تو بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔

کیا کتب پڑھنے سے علم حاصل ہوتا ہے؟

اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا:
علم "افواہِ رجال" (یعنی علم والوں سے گفتگو) سے بھی حاصل ہوتا ہے۔
اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ جلد 23 میں ارشاد فرماتے ہیں۔
"سند کوئی چیز نہیں، بُہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ (یعنی علم دین سے خالی) ہوتے ہیں۔ اور جنہوں نے سند نہ لی اِن کی شاگردی کی لیاقت بھی اُن سند یافتوں میں نہیں ہوتی۔ علم ہونا چاہیے۔" (فتاویٰ رضویہ جلد 23، ص683)
عالم بننے کے لیے سند کا ہونا ضروری نہیں۔ عالم کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے۔
یہ حقیقت ہے ہمارے کئی ایسے دوست ہیں جو بغیر سند کے سند یافتگان سے بہتر ہیں۔
فقط سند پر ہی اپنے آپ کو نہ چھوڑیں اگر واقعی آپکو عالم بننا ہے تو اس کے لیے کتب کا مطالعہ لازمی ہے۔
"عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی مدد کے" (ملفوظات اعلیحضرت ص58)

جو دینی مدارس کے طلباء ہیں ان سے بھی التجاء ہے کہ فقط اپنے آپ کو سند تک نہ رکھیں بلکہ کتب کا مطالعہ اپنے اوپر فرض کر لیں۔
جیسے انسان بغیر آکسیجن کے نہیں رہ سکتا، اسی طرح عالم بغیر علم کے نہیں رہ سکتا۔

ایک رات میں دو جلدوں پر مکمل کتاب کا مطالعہ کرلیا!

"مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ" فرماتے ہیں: کہ ایک دفعہ "اعلیٰ حضرت" پیلی بھیت تشریف لے گئے۔ اور "حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی" کے مہمان ہوئے۔
اثنائے گفتگو "العقود الدریۃ فی تفقیح الفتاوی الحامدیہ" کا ذکر ہوا۔
اعلیٰ حضرت نے یہ فتاویٰ حامدیہ جو دو ضخیم جلدوں پر مشتمل تھی ملاحظہ فرمایا!
جب بریلی شریف واپسی ارادے کا قصد فرمایا!
تو "العقود الدریۃ فی تفقیح الفتاوی الحامدیہ" کو بجائے سامان میں رکھنے کے فرمایا یہ محدث سورتی کو واپس دے آؤ۔
جب محدث سورتی نے یہ دیکھا تو آپ اعلیٰ حضرت کے پاس آئے
اور محدث سورتی نے وجہ پوچھی تو اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ "شب میں اور صبح کے وقت پوری کتاب دیکھ لی۔ اب لے کر جانے کی حاجت نہ رہی"
محدث سورتی نے فرمایا! بس ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہو گیا؟
اعلیٰ حضرت نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تو جہاں عبارت کی ضرورت ہو گی فتویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو ان شاءاللہ عزوجل عمر بھر کیلئے محفوظ ہو گیا۔"

اللہ اکبر کیا حافظہ تھا ایک رات اور صبح میں مکمل دو جلدوں کی کتاب کا ایسا مطالعہ کیا کہ اب بھولنے والی نہیں۔

اور ایک ہم ہیں جو صبح کا پڑھا ہوا شام کو بھول جاتے ہیں۔

رب العالمین ہم سب کے حافظے کو قوی فرمائے۔ اور علم نافع عطا فرمائے۔

"ایک چراغ اور ایک کتاب اور ایک امید اثاثہ

اس کے بعد تو جو کچھ ہے وہ سب افسانہ ہے"

علم حاصل کرنے کے لیے کتنی عمر کا ہونا ضروری ہے؟

علم حاصل کرنے کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں۔ جس عمر میں آپکو علم میسر ہو آپ حاصل کریں۔ اور جو یہ کہے کہ میں عالم ہوں (غرور و تکبر کی نیت سے) تو وہ سب سے بڑا جاہل ہے۔۔۔۔۔۔۔!

حضرت سیدنا ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

"میں نے 80 سالہ بوڑھے شخص کو ایک نوجوان کے پیچھے چلتے دیکھا وہ بوڑھا شخص اِس نوجوان سے علم حاصل کرتا تھا۔"

حضرت سیدنا علی بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

"جو علم میں تجھ پر سبقت لے گیا وہ تیرا امام ہے، اگرچہ عمر میں تجھ سے چھوٹا ہو۔"

حضرت سیدنا ابو عمرو بن علا رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا!

کیا بوڑھے شخص کو زیب دیتا ہے کہ وہ بچے سے علم حاصل کرے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

"اگر جہالت بری چیز ہے تو علم حاصل کرنا اچھی چیز ہے۔" (احیاء العلوم جلد 1 ص 450)

ان اقوال بزرگانِ دین سے معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ جوان ہوں تو تب ہی حاصل کریں۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ہر وقت حصولِ علم کی جستجو میں رہیں۔

تو جہاں سے جب بھی میسر ہو علم حاصل کریں۔

اگر ہم روز 1 گھنٹہ مطالعے کو دیں تو اس سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہو گا آئیے آپ کو بتاتے ہیں!

1 منٹ میں 1 صفحہ بآسانی پڑھا جاتا ہے۔ مگر ہم ڈیڑھ منٹ میں 1 صفحے کا حساب لگاتے ہیں۔ تو 1 گھنٹے میں 30 صفحات بنتے ہیں تو یوں ہم ایک ماہ میں 900 صفحات کی ضخیم کتاب پڑھ سکتے ہیں۔ اور ایک سال میں 10،800 (10 ہزار 8 سو) صفحات پڑھ سکتے ہیں۔

تو یہ بہت آسان طریقہ ہے یوں ہم بہت عمدہ و اعلیٰ طریقے سے بہت سی کتب پڑھ سکتے ہیں۔

مگر اس کام کو مستقل مزاجی کے ساتھ کرنے کی حاجت ہے۔ ہم جب تک اس فعل پر مکمل فوکس (توجہ) نہیں کریں گے تب تک یہ مکمل ہونا مشکل ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اپنا پختہ ذہن بنانا ہے ایسا مائنڈ سیٹ کرنا ہے کہ کبھی یہ تبدیل نہ ہو۔ چاہے کچھ بھی ہوجائے ہر دن 30 صفحات پڑھنے ہیں تو پڑھنے ہیں بس۔ تو اس سے ہمارا مائنڈ فریش ہوگا۔ اور روز نئ نئ علمی و تحقیقی مقالہ جات و مضامین پڑھنے کو ملیں گے۔

مالک کائنات ہمیں مستقل مزاجی کے ساتھ مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مطالعہ کرنے کے لیے عربی ماہر ہونا ضروری نہیں

عربی گرامر سے ناآشنا لوگ بھی موجود ہیں جو کتب بینی میں اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ ہزاروں کتب کا مطالعہ کر لیا انہوں نے۔
اور عربی نہ آنے کی صورت میں اسکو سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مگر عربی نہ آنے پر یہ شکوہ کرنا کہ مجھے عربی پر مہارت نہیں اسلیے میں مطالعہ نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ مایوسی شیطان کی جانب سے جو آپ کو اس فلاحی کام سے روکنے کی سعی کر رہا ہے۔
اسلیے ہمیں شیطان کے مکر سے بچنا ہے اور شیطان سے پناہ مانگ کر اپنے مشن کو جاری کرنا ہے۔ تاکہ ہم معاشرے کے بہترین افراد میں گنے جائیں۔

جب ہم اس میدان میں آئیں گے تو ہمیں پتا چلے گا۔ کہ اس میدان میں اس طبقے کے کھلاڑیوں کی تعداد کتنی ہے۔
اور پھر ہمیں کڑہن ہوگی کہ کاش یہ میدان کھلاڑیوں سے بھرا ہوتا۔ تو اس کے لیے ہمیں اپنے دوست احباب دینی مدارس کے طلباء کو مطالعہ کی اہمیت و فوائد سے آگاہ کریں
تاکہ وہ اس میدان میں قدم رکھیں۔
اور ہمیں ان کی ضرورت ہے ہمارے اسلاف جو کام کر گئے وہ اپنے دور کے مطابق کر گئے اب اس دور میں ہمیں ایسے علماء وفقہاء کی حاجت ہے جو دورِ حاضر کے مطابق کام کریں تاکہ مسلک اعلیٰ حضرت کو فوقیت حاصل ہو اور بدمذہبیت کو جڑ سے اکھاڑا جائے۔
تو آپ اپنے آپ کو اس میدان میں پیش کریں شروع میں مشکلات آئیں گیں مگر پھر آسانیاں ہی آسانیاں ہیں۔

مطالعہ کرنے کے جہاں بہت فوائد ہیں وہاں ایک یہ بھی

اگر کوئی شخص غیر سند یافتہ ہو (یعنی عالم کورس نہ کیا ہو)۔ وہ بھی اگر باقاعدگی مستقل مزاجی کے ساتھ مطالعہ کرتا ہے تو لوگوں کے نزدیک علمی مقام کی حثیت پاجاتا ہے
یعنی اگر کسی شخص نے عالم کورس نہیں کیا۔ نہ ہی مدرسے گیا۔
مگر مطالعے کو اپنی زندگی بنالیا۔ اسلاف کی کتب کو پڑھتا رہا۔ تو ایک وقت آئے گا وہ اس مقام پر پہنچ جائے گا لوگ اسکو عالم جانیں گے۔ اور یہ لقب اس پر صادق بھی آئے گا۔

عالم کی تعریف:

"جو شخص اپنے ضرورت کے مسائل خود کتب سے تلاش کرلے ۔ اسکو عالم کہتے ہیں۔" یہاں یہ قید نہیں لگی کہ اسکو 8 سالہ درس نظامی کرنی ہوگی۔ یا پھر باقاعدہ کلاسیں لینی ہوں گی۔ بلکہ یہاں مطلقًا لکھا ہے جو شخص اپنے ضروری مسائل کو خود کتب سے تلاش کرلے۔
تو اگر کوئی شخص 8 سال درس نظامی میں لگا کر بھی اس مقام تک نہ پہنچ سکا کہ وہ اپنے ضرورت کے مسائل خود تلاش کرسکے۔ تو پھر اس پر کبھی "عالم" تعریف صادق نہیں آئے گی۔
دوسری جانب ایک شخص جو کتب پڑھ پڑھ کے اس مقام تک پہنچ گیا کہ اپنے مسائل کتب دینیہ سے خود تلاش کرلے۔ تو اس شخص پر "عالم" کی تعریف صادق آئے گی۔
اب اس شخص جس نے درس نظامی نہیں کی۔ اس کو یہ مقام و مرتبہ اس کے مطالعہ کرنے کی وجہ سے ملا ہے۔
اب ہم سب کو یہ بات ذہن میں بٹھالینی چاہیے کہ جو شخص کتاب کو اچھے انداز و طریقے سے پڑھے گا وہ کتاب ضرور اس کو فائدہ دے گی۔
"کتابیں قرض نہیں رکھتی"

اس لیے ہم دنیا میں جس بھی مقام پر ہیں، دینی طبقے سے منسلک ہیں یا دنیاوی ہمیں ہر موڑ میں کتب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر ہم مطالعہ کرنے والوں کی فہرست میں ہوں گے۔ تو ہمیں پیش آنے والے مسائل کا حل جلد مل جائے گا۔ اور پریشانی کا سبب نہیں بنے گا۔

اگر یہی ہم علم دین سے دور ہوں گے تو پھر ایک مسئلے کے لیے جد و جہد کرنی پڑے گی اس کے بعد جاکر جواب ملے گا۔ اور اس پر بھی دل مطمئن نہ ہوگا۔

اسلیے اگر آپ اپنی زندگی کو سہل بنانا چاہتے ہیں تو کتب بینی کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔
ان شاءاللہ عزوجل آپ کو اس کے کثیر فوائد ملیں گے۔
جو پڑھا اسکو یاد رکھنے کا بہترین طریقہ
مطالعہ کرنے سے پہلے ایک مرتبہ فہرست بغور پڑھیں۔
پھر جب کتاب کا مطالعہ کر چکیں تو دوبارہ فہرست کو ایک نظر دیکھ لیں،
اس سے یہ اندازہ ہوگا کہ کیا پڑھا اور کیا یاد رکھا گیا۔
مطالعہ ایسی کتابوں کا ہونا چاہئے، جو نگاہوں کو بلند اور جاں کو پُرسوز بنادے۔

فرمانِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ:

" چلتے پھرتے وقت مطالعے سے اِجتناب کیا جائے، کہ اس سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔"

اطمینان سے مطالعہ کریں:

مطالعہ کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ مطالعہ کرنے والے کو داخلی اور خارجی سکون میسر ہو،
مطالعہ کرنے والے کا ذہن وقلب پریشانیوں اور اُلجھنوں سے بالکل آزاد ہو اور جہاں پر مطالعہ کر رہا ہو،
وہاں پر بھی مکمل سکون میسر ہو،
اگر وہ ذہنی طور پر مطمئن نہیں تو اس کا دماغ پڑھے ہوئے کو محفوظ نہیں کر سکے گا، اگر شور وغل والی جگہ پر مطالعہ کر رہا ہے، تو اس کا مطالعہ کرنا بے کار ہو گا۔

حضرت ابو درداء رضی للہ عنہ فرماتے ہیں!

"علم دین سیکھنے والا اور سیکھانے والا اجر میں دونوں برابر ہیں۔ مگر جو علم دین نہ سیکھتا ہے نہ سکھاتا ہے۔ اسکے لیے کوئی بھلائی نہیں۔"

عالم کی نشانی

- حضرت سیدنا لقمان بن عامر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"زندگی میں نرمی و آسانی آدمی کے عالم ہونے کی نشانی ہے۔"

- حضرت سیدنا شریک بن نَہیک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ حضرت سیدنا ابو درداء رضی للہ عنہ فرماتے ہیں!

"اہل علم حضرات کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، ان کی مجالس میں شریک ہونا 'آدمی کے عالم' ہونے کی نشانی ہے۔" (اللہ والوں کی باتیں ج 1 ص 391)

یہ ایک حقیقت ہے کہ مطالعہ کی عادت انسان کے لئے زندگی کی تمام مشکلات اور غم و فکر سے دور ایک محفوظ پناہ گاہ تعمیر کر دیتی ہے،
مطالعہ کے لئے سازگار ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے
علم دین ایک بیش بہا قیمتی خزانہ ہے،
جب علم کو مال کے تقابل میں رکھا جاتا ہے تو مال کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انسان کو مال ک ی حفاظت کرنا پڑتی ہے،
جبکہ علم ایسا بہترین خزانہ ہے جو انسان کی حفاظت کرتا ہے،
علم حاصل کرنے کے مختلف ذرائع ہیں، جن میں سے ایک ذریعہ مطالعہ کرنا بھی ہے، جس طرح ہر چیز کا ایک مقام ہوتا ہے، کہ وہ شے اپنے مقام میں اچھی لگتی ہے، اِسی طرح ہر کام کا طریقہ ہوتا ہے،

حصول علم کے بنیادی ارکان میں اہم رُکن استاد ہے

تحصیلِ علم میں جس طرح درسگاہ و کتاب کی اہمیت ہے اسی طرح حصولِ علم میں استاد کا ادب و احترام مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔
استاد کی تعظیم و احترام شاگرد پر لازم ہے کہ استاد کی تعظیم کرنا بھی علم ہی کی تعظیم ہے اور ادب کے بغیر علم تو شاید حاصل ہوجائے مگر فیضانِ علم سے یقیناً محرومی ہوتی ہے اسے یوں سمجھئے:

"باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب"

جب تک آپ اپنے اساتذہ کے باادب نہیں ہوں گے آپ کو آپ کا پڑھا ہوا فائدہ نہیں دے گا۔اسلیے مطالعہ توکرنا ہے ساتھا اساتذہ کا بھی ادب کرنا ہے۔ یہ ادب ہی انسان کو بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے۔ اور بے ادب ہونے کی وجہ سے ہی بندے کو بدبخت کر دیا جاتا ہے۔
رب العالمین ہمیں اسلاف اور انکی کتب اور اساتذہ و والدین کا باادب بنائے آمین
دینِ اسلام میں استاد کے ادب کو بہت اہمیت دی گئی ہے حتیٰ کہ استاد کو روحانی باپ کا درجہ دیا گیا ہے۔لہذا طالب علم کو چاہیے کہ وہ استاد کو اپنے حق میں حقیقی باپ سے بڑھ کر مخلص جانے۔
حضرت سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"جو بے ادب ہو وہ علم سے بہرہ مند نہیں ہو سکتا۔"

مطالعہ با مقصد ہو یا بے مقصد:

یعنی غور کر لیا جائے کہ میں مطالعہ کیوں کر رہا ہوں، یہ مطالعہ مجھے فائدہ دے گا یا نہیں، اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ کا وقت صحیح استعمال ہو گا۔
سب سے پہلے فرض علوم کا مطالعہ کریں ایسا نہ ہو کہ تفسیر آپ نے پوری پڑھ لی اور نماز کا درست طریقہ آپ کو آتا نہیں اور نتیجہ یہ ہو گا کہ نماز ترک کر کے گناہ گار ہوں گے لہذا جو مطالعہ ضروری ہے اسے پہلے کریں۔

مطالعہ اور حاصلِ مطالعہ

اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"علم ایک شکار کی مانند ہے، کتابت کے ذریعے اسے قید کر لو۔" اس لئے مطالعہ کے دوران قلم کاپی لے کر خاص خاص باتوں کو نوٹ کرنے کا اِہتمام کرنا چاہیئے،
ورنہ بعد میں ایک چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو وہ نہیں ملتی، اب یا تو سِرے سے بات ہی ذہن سے نکل جاتی ہے یا یاد تو رہتی ہے، مگر حوالہ ذہن سے نکل جاتا ہے،
حاصلِ مطالعہ کے لئے دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے جو کچھ پڑھا ہے، اس کے بارے میں کتنی معلومات ذہن میں جمع ہوئیں، کتنے مسائل سے ہم روشناس ہوئے، اس کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے اور اس کا سب سے عُمدہ ذریعہ یہ ہے کہ اسے عملی زندگی میں داخل کیا جائے اور ذہن میں موجود عمدہ فکر و خیال کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اسے صفحہ قرطاس پر بھی لکھا جائے،
اگر مطالعہ کے ساتھ حاصلِ مطالعہ نہیں تو مطالعہ بے سُود اور بے معنی ثابت ہوتا ہے۔
مطالعہ اور بالخصوص دینی مطالعہ سعادت کی بات ہے

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر مطالعہ درست طریقے سے کیا جائے تو اس کے فوائد و ثمرات بڑھ جاتے ہیں کہ کسی بھی کام کو اصول و ضوابط کے تحت کیا جائے تو وہ کارآمد ثابت ہوتا ہے، ورنہ نفع در کنار نقصان ضرور ہوتا ہے۔

جو نورِ علمی چاہیے تو کیجئے مطالعہ
ہاں معرفت بھی چاہیے تو کیجئے مطالعہ
علوم اور فنون میں بلا شبہ بہت مگر
کتب نگاری چاہیے تو کیجئے مطالعہ

مستقل مزاجی اور مطالعہ

کام کوئی بھی ہو، با قاعدگی اور مستقل مزاجی کامیابی کے اِمکانات بڑھا دیتی ہے،
مُشکل سے مُشکل کام بھی اِستقامت کے ساتھ کیا جائے تو ایک کے بعد دوسری رکاوٹ دور ہونے لگتی ہے،
اِسی اصول کو مطالعے پر بھی لاگو کیا جاسکتا ہے،
کچھ لوگ اِس طرح مطالعہ کرتے ہیں، گویا وقت ضائع کر رہے ہوں، دل جمعی اور حاضر دماغی کے بغیر مطالعہ وقت کا ضیاع ہی تو ہے،
مطالعے کے لئے سب سے پہلے علیحدہ اور پُر سکون ماحول کو یقینی بنائیں، ایسا ماحول جس میں شور نہ ہو، روشنی مُناسب ہو، درجہ حرارت بہت زیادہ یا بہت کم نہ ہو اور بیٹھنا تکلیف دہ نہ ہو۔ دورانِ مطالعہ گفتگو (بات چیت) نہیں کرنی چاہیے
اور اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے اہلِ علم سے معلوم کرنے میں عار محسوس نہ کریں کہ یہ عار علم کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔۔۔۔۔۔!
امیرِ اہلِ سُنت مولانا ابوبلال الیاس قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں:
(1) مطالعہ علمِ دین کی جان ہے۔
(2) مطالعہ سے اِتنا علم حاصل ہوگا، جس کی اِنتہا نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 8 جمادی الاولی)

ایک ہی کتاب کا مطالعہ کرکے اکتانے پر کیا کرنا چاہیے؟

مطالعہ کرنے والا ایک ہی موضوع پڑھ کر اُکتا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ کسی دوسرے موضوع کو پڑھ لے۔
حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے۔
کہ آپ رضی اللہ عنہ جب عمومی گفتگو سے اُکتا جاتے تو شعراء کے دیوان منگوا کر انہیں پڑھنے لگ جاتے۔ (کتاب راہِ علم)
ہمارا جسم ایک مشین کی طرح ہے، جس طرح مشین سے اس کی طاقت سے زیادہ کام لیا جائے تو وہ خراب ہو سکتی ہے، تو یوں ہی مسلسل کئی گھنٹے مطالعہ سے ہمارے جسم میں بھی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں، لہٰذا ایک وقت میں دو گھنٹے سے زائد مطالعہ نہ کیا جائے
اور دو گھنٹے کے بعد دماغ کی رفتار بھی سُست پڑنا شروع ہو جاتی ہے،

جس کی وجہ سے مطالعہ کا کماحقہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔
مطالعہ کرتے وقت۔ آپ کا دل غم و غصہ، تشویش و اضطراب سے خالی ہو۔

حکایت:

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا:
آپ رضی اللہ عنہ نے اتنا علم کیسے حاصل کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"بلسان سؤلِ و قلب عُقول
یعنی بہت زیادہ سوال کرنے والی زبان اور بیدار دل کے ذریعے۔"
(کتاب راہِ علم)

- ایک مرتبہ کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد 24 گھنٹوں کے اندر ایک بار دوبارہ پڑھ لیں۔

تحقیق کے مطابق انسانی دماغ 24 گھنٹے بعد ان چیزوں کو بھلانا شروع کر دیتا ہے،
جن کی تکرار نہ کی جائے۔ اسی لیے 24 گھنٹوں کے اندر ہی اسے دہرانے کی ترکیب کیجئے۔
ان شاء اللہ مطالعہ کیا ہوا یاد رہے گا۔ عموماً ایک ہی موضوع جیسے تصوف، احادیث وغیرہ کی چند کتب پڑھ لی جائیں تو باقی کتب میں انہی باتوں کا تکرار ملتا ہے اور چند نئی باتیں ہوتی ہیں۔
ایسے میں پوری کتاب کا باغور مطالعہ کرنے کی بجائے جو پرانی معلومات ہیں انھیں سرسری پڑھ کر گزار دینے اور جو نئی معلومات ہیں انھیں بغور مطالعہ کرنے سے کم وقت میں زیادہ علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔
اللہ پاک ہمیں اچھی کتب کا درست انداز میں مطالعہ کرنے، اسے یاد رکھنے، اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایک بار کے مطالعے سے سارا مضمون یاد رہ جانا بہت دشوار ہے کہ فی زمانہ ہاضمے بھی کمزور اور حافظے بھی کمزور، لہذا دینی کتب و رسائل کا بار بار مطالعہ کیجئے۔ (علم و حکمت)
مطالعہ کی عادت یاداشت کو تیز کرتی ہے،
کسی بھی مضمون، تحریر کو پڑھتے وقت اس میں اپنی ذات کو شامل کرلیں،

ماہرینِ نفسیات کے مطابق:

"جس کام میں ہماری اپنی ذات شامل ہوتی ہے، وہ ہمیں زیادہ دیر تک یاد رہتی ہے۔"
اے ذوقِ علم دین رکھنے والو! علم حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ کتب بینی بھی ہے۔

اسلاف کا شوقِ مطالعہ:

1۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مطالعہ کو مقدم اور ضروری "سمجھنا کیونکہ حصول علم میرا نصیب العین ہے۔"

2۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حفظ کی دوا کیا ہے آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا کتب بینی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے مسلم شریف ترتیب دی ایک حدیث کی تلاش میں اس قدر منہمک ہوئے کہ کھجوروں کا ایک ٹوکرا ختم کر گئے اور کثیر المقدار کھجوریں آپ کے وصال کا سبب بنیں۔

3۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: "مجھ پر چالیس سال اس حال میں گزرے ہیں کہ سوتے جاگتے کتاب میرے سینے پر رہتی۔"

4۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے عبداللہ بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے ملنا جلنا ترک کر دیا تھا اور قبرستان میں رہنے لگے ہمیشہ ہاتھ میں کتاب ہوتی، گویا قبرستان میں اپنے اسی رفیق سے لذت حاصل کرتے۔

5۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فقہ حنفی کے ستون ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگرد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رات کا اکثر حصہ مطالعہ کتب میں گزارتے مطالعہ کے شغف کا یہ عالم تھا کہ پہنا ہوا لباس میلا ہوجاتا مگر بدلنے کی فرصت نہ ملتی۔ مطالعے کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی آپ کو سلام کرتا تو آپ اسے دعا دیتے تھے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی کہتی ہیں: امام محمد گھر میں بیٹھے ہوتے اوران کے گِرد و پیش کتابوں کے ڈھیر ہوا کرتا تھا، ان کا مشغلہ صرف کتب بینی اور مطالعہ و تحریر رہ گیا تھا، آپ علیہ الرحمہ مطالعہ کے وقت کسی سے گفتگو بھی نہ فرماتے۔

تین سوکنوں سے بھاری

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کے وقت یہ عالم ہوتا کہ اِدھر اُدھر کتابیں پڑھی ہوتی تھیں وہ ان کے مطالعہ میں ایسے مصروف ہوتے تھے کہ انہیں دنیا و مافیہا کی کوئی خبر نہیں ہوا کرتی تھی۔ان کی اہلیہ نے جب ایک دن ان کے مطالعہ کا انہاک دیکھا تو کہنے لگیں۔ "واللہ لھذہ الکتب اشد علی حسن ثلاث ضرائر" ترجمہ۔ مجھے اللہ کی قسم یہ تمہاری کتابیں مجھ پر تین سوکنوں سے زیادہ بھاری ہیں۔۔

کتب بینی کے ذوق کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے

1۔ کس قدر کتب اکھٹی کیں؟(لائبریری بنائی)

2۔ کس قدر کتب لکھیں (تصنیف و تالیف)

مطالعہ میں مشغولیت کے سبب روح نکلی اور پتہ بھی نہ چلا

کسی نے خواب میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے حالت نزاع کی تکلیف کے متعلق پوچھنا آپ نے فرمایا:

"نزع کے وقت بھی میں مکاتب کے مسائل میں سے ایک مسئلہ میں تامل کر رہا تھا اسی غور وفکر اور تدبر کی وجہ سے مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ میری روح کیسے نکلی ۔"مطالعہ میں مشغولیت کے سبب روح نکلی اور پتہ بھی نہ چلا

ہمارے اسلاف کے کتب خانے میں کتنی کتب موجود تھیں

کچھ علماء کرام کی لائبریری میں موجود کتب کی تعداد کو اکٹھا کیا۔ جو میسر ہوا اس کو جمع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔[میرے ناقص علم کے مطابق جو میسر ہوا یہاں درج کیا] اگر آپکو دیگر علماء کی جمع کردہ کتب کا علم ہے تو ہمیں بتا سکتے ہیں۔ (میرے ناقص علم کے مطابق جو میسر ہوا یہاں درج کیا۔ بصورت دیگر آپ مطلع فرما سکتے ہیں۔)

ابو جعفر احمد بن عباس کے پاس چار لاکھ کتابیں تھیں۔

الواقدی کے گھر سے ان کی وفات کے بعد کتابوں کے چھ سو صندوق نکلے۔

یحیی بن مصیر نے وفات کے بعد کتابوں سے بھری 114 الماریاں چھوڑیں

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسطاً روزانہ 14 صفحات رقم بھی کیے یعنی لکھے۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اوسطاً روزانہ 40 صفحات رقم کیے۔

البیرونی کی تصانیف کی فہرست ہی ساٹھ اوراق پر مشتمل تھی اور ان تصانیف کا وزن اس قدر تھا کہ ایک اونٹ ان تمام کو نہ اٹھا سکتا تھا۔ مسلم اسکالروں کی تصانیف کا ایک سرسری جائزہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے طوالت کے ڈر سے صرف چند اسما کا ذکر کر رہا ہوں بعض مصنفین کی تعداد تصانیف میں خلاف ہے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ 1000

فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ 4000

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 114

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ 550 یا 500

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ 200

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ 250

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ 113

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ 999

امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ 150

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ 340 یا 249

حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ 1000

عبداللطیف بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 140

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 100

ابوبکر محمد بن الزکریا رازی رحمۃ اللہ علیہ 184

یعقوب ابن اسحاق الکندی 241۔225۔

مطالعہ ایک ایسی چیز ہے جو جاہل کو بھی تہذیب یافتہ بنا دیتی ہے۔ مطالعہ انسان کو لاکھوں لوگوں میں متعیّن و ممتاز کروا دیتا ہے۔ اور مطالعہ کے عادی شخص کو کبھی ذہنی طور پر بے سکونی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا۔ مطالعہ کرنے سے انسان اطمینان و سکون میں رہتا ہے۔ جب انسان اطمینان و سکون میں رہے گا تو کوئی بیماری اسکو لاحق نہیں ہو سکے گی۔

یہی وجہ ہے کے مطالعہ کرنے والے افراد معاشرے میں چست نظر آتے ہیں۔ پھر وہ محافل میں ہوں یا پھر مسائل کی تلاش میں آپ کو (کتب کو پڑھنے والا شخص) ہر میدان میں منفرد نظر آئے گا۔ اور اس کے برعکس دیکھا جائے تو پھر وہ اشخاص جو مطالعے سے کوسوں دور ہوتے ہیں نہ ہی مسائل میں دلچسپی رکھتے ہیں نہ ہی محافل و اجتماعات سے۔

یہ بات ذہن نشین کرلیں۔ کہ مطالعہ آپ کے عروج کا ذریعہ ہے۔ جس کی بدولت آپ کو وہ رفعتیں اور بلندیاں حاصل ہوں گی جو کسی دوسرے فعل کے سبب ملنا مشکل ہو جائے۔ اسلیے مطالعہ کرنے کو اپنی زندگی کا ایک اہم کام بنالیں۔ جس کے بغیر آپ نامکمل ہوں۔ رب العالمین ہمیں کتب بینی کا شوق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

حرف آخر

اس رسالے میں موجود اکتساب کو مختلف کتب سے لیا گیا ہے۔ اور طلباء عوام و خواص کے لیے یہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے پڑھنے سے آپ مطالعہ کرنے کی اہمیت و افادیت سے آگاہ ہوئے۔

اب آپ سب اپنا یہ ذہن بنالیں کہ کچھ بھی ہو جائے مطالعہ ہر حال میں کرنا ہے۔ مطالعہ نہیں چھوڑنا۔ رب العالمین ہمیں کتب علم دین کا مطالعہ کرنے کی اور اسلاف کی کتب کو پڑھ کے علمی میدان میں مسلک اعلیٰ حضرت کی سربلندی کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رب العالمین ہمیں محبوب کریم ﷺ کا سچا پکا غلام عاشق رسول و اصحاب و اہلِ بیت بنائے۔ ہماری نسلوں کو محبوب کریم ﷺ و اصحاب و اہلِ بیت کا باادب و فرمانبردار بنائے رکھے۔

نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن کبھی مصطفیٰ ﷺ کا

میں سگ ہوں اصحابؓ و اہلبیتِ مصطفیٰ ﷺ کا

رب العالمین مجھے غرور و تکبر و حسد کینہ جیسی غلاظت بیماریوں سے محفوظ فرمائے اور استقامت فی دین عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علم عبادت سے افضل ہے۔(الحدیث)

ہماری دوسری اردو کتابیں

(1) بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)	(19) آئیے نماز سیکھیں
(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	(20) قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا
(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔ عبد مصطفی آفیشل	(21) محرم میں نکاح۔ عبد مصطفی آفیشل
(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	(22) روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)
(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	(23) روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)
(6) شب معراج غوث پاک	(24) بریک اپ کے بعد کیا کریں؟
(7) شب معراج نعلین عرش پر	(25) ایک نکاح ایسا بھی
(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	(26) کافر سے سود
(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	(27) میں خان تو انصاری
(10) مقرر کیسا ہو؟	(28) روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)
(11) غیر صحابہ میں ترضی	(29) جرمانہ
(12) اختلاف اختلاف اختلاف	(30) لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟
(13) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	(31) تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام
(14) بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	(32) اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)
(15) سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	(33) کلام عبید رضا
(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	(34) مسائل شریعت (جلد 1)
(17) عورت کا جنازہ۔ جناب غزل صاحبہ	(35) اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا
(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	(36) سفرنامہ بلاد خمسہ
(37) منصور حلاج	(57) حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں
(38) مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	(58) زر خانۂ اشرف
(39) مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	(59) حضرت خضر علیہ السلام

(40)سفرنامہ عرب	(60)ایمان افروز تحاریر
(41)تحریرات لقمان	(61)انبیا کا ذکر عبادت ۔ ایک حدیث کی تحقیق
(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	(62)رشحات ابن حجر
(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	(63)تجلیات احسن (جلد 1)
(44)فرضی قبریں	(64)درس ادب
(45)سنی کون ؟ وہابی کون ؟	(65)تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)
(46)علم نور ہے	(66)حق پرستی اور نفس پرستی
(47)یہ بھی ضروری ہے	(67)خوان حکمت
(48)مومن ہو نہیں سکتا	(68)صحابہ یا طلقاء؟
(49)جہان حکمت	(69)روشن تحریریں
(50)ماہ صفر کی تحقیق	(70)تحریرات ندیم
(51)فضائل و مناقب امام حسین	(71)امتحان میں کامیابی
(52)شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	(72)اہمیتِ مطالعہ ۔ دانیال سہیل عطاری
(53)تحریرات بلال ۔ مولانا محمد بلال ناصر	
(54)معارف اعلی حضرت	
(55)نگارشات ہاشمی	
(56)ماہنامہ التحق ی قات ۔ رب ی ع الاول 1444ھ	